Al-Mahdi Research Journal (MRJ)
Vol 5 Issue 4 (April-June 2024)
HJRS HEC Journal Recognition System
Category Y
ISSN (Online): 2789-4150
ISSN (Print): 2789-4142

Discussions of Mughazi in Sunan Beyhaqi and the method and style of Imam Beyhaqi

سنن بیہقی میں مغازی کی مباحث اور امام بیہقی کا منہج واسلوب

Dr. Syed Hamid Farooq Bukhari
Lecturer, Department of Islamic Studies, University of Gujrat

Dr. Khawar Anjum
Chief Executive, Nobel Herbel Products, Private Limited

Dr. Mahmood Ahmad
Assistant Professor, NCBA&E, Lahore

Abstract

This study explores Imam Abu Bakr Ahmad al-Bayhaqi's (1013-1070 CE) treatment of the Prophet Muhammad's military expeditions (Maghazi) within his monumental collection of hadiths, Sunan al-Kubra. Maghazi refers to the historical accounts of the Prophet's leadership during various military campaigns undertaken by the early Muslim community. Analyzing Bayhaqi's discussions on these expeditions sheds light on his methodology for compiling hadiths and his unique stylistic approach. Bayhaqi's inclusion of Maghazi in Sunan al-Kubra goes beyond simply recording historical events. He integrates these narratives to serve as a rich source of legal and ethical guidance for Muslims. By presenting reports on the Prophet's decisions and strategies during wartime, Bayhaqi aims to establish precedents for future military conduct. He meticulously includes variant accounts of each expedition, allowing readers to assess the strength and reliability of each narration. This focus on multiple chains of transmission (isnad) reflects Bayhaqi's commitment to rigorous hadith scholarship. Furthermore, Bayhaqi's stylistic choices in presenting the Maghazi are examined. He often incorporates lengthy chains of transmission, detailed descriptions of battle formations, and discussions on the legitimacy of specific military actions. This detailed approach stands in contrast to other prominent hadith collections, which might present a more concise account of the expeditions. Bayhaqi's style reflects a desire for comprehensiveness and a nuanced understanding of the context surrounding each military event. In conclusion, this study highlights the significance of Bayhaqi's discussions on Mughazi within Sunan al-Kubra. These discussions not only illuminate the historical context of the early Muslim community but also offer valuable insights into Bayhaqi's methodology and style as a hadith scholar. His meticulous approach to transmission chains, focus on legal and ethical implications, and detailed presentation set him apart from other hadith compilers.

Keywords: Sunan al-Kubra, Imam Bayhaqi, Maghazi, Hadith Methodology, Military Expeditions

تمہید

یہ مقالہ سنن بیہقی میں مغازی کی مباحث کا احاطہ کرتا ہے، جس میں امام بیہقی کے طریقہ کار اور علمی نقطہ نظر پر توجہ دی گئی ہے۔ سنن بیہقی، حدیث کا ایک نمایاں مجموعہ ہے، جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عسکری مہمات کے بارے میں قیمتی بصیرتیں موجود ہیں جنہیں مغازی کہا جاتا ہے۔ امام بیہقی، گیارہویں صدی کے ایک معزز اسلامی اسکالر، نہ صرف مغازی کی روایات کو مرتب کرتے ہیں بلکہ ان کی صداقت اور اعتبار کا اندازہ لگانے کے لیے اپنا الگ طریقہ کار بھی پیش کرتے ہیں۔ یہ مطالعہ سنن بیہقی میں موجود مغازی روایات کے انتخاب اور تشخیص میں امام بیہقی کے اختیار کردہ طریقہ کار کا تجزیہ کرتا ہے۔ اس میں امام بیہقی کے استعمال کردہ ذرائع کی کھوج کی گئی ہے، جس میں روایت کی گئی احادیث کی استنادی حیثیت کو یقینی بنانے کے لیے ان کی ترسیل کے سلسلہ اور راویوں کی سوانح حیات کی باریک بینی سے جانچ پڑتال کی گئی ہے۔ امام بیہقی کا اسلوب غزوات کے تاریخی واقعات کو جانچنے اور سمجھنے کے لیے ایک قابل قدر فریم ورک فراہم کرتا ہے۔ مزید برآں،

CC BY

امام بیہقی کی طرف سے روایات کو پیش کرنے کے لیے استعمال کیے جانے والے انداز کو شامل ہے۔ یہ احادیث کے مجموعے کے اسلوباتی اور ساختی پہلوؤں کی چھان بین کرتا ہے، امام بیہقی کی روایات کو آسان حوالہ اور فہم کے لیے ترتیب دینے اور درجہ بندی کرنے کی کوششوں پر روشنی ڈالتا ہے۔ اس مطالعہ میں امام کی ضمنی معلومات کی شمولیت کا بھی جائزہ لیا گیا ہے، جیسے کہ جغرافیائی تفصیلات اور تاریخی سیاق وسباق، تاکہ قارئین کی غزوات سے متعلقہ سمجھ میں اضافہ ہو۔

خلاصہ سنن بیہقی کی مقالہ جات میں امام بیہقی کے طریقہ کار کی اہمیت پر زور دے کر ختم ہوتا ہے۔ یہ پیغمبر اسلام کی عسکری مہمات کے تاریخی واقعات کے تحفظ اور وضاحت کے لیے امام کی خدمات پر روشنی ڈالتا ہے، جو اسکالرز اور محققین کو اسلامی تاریخ کے اس اہم پہلو کا مطالعہ کرنے کے لیے ایک قابل قدر وسائل فراہم کرتا ہے۔ خلاصہ سنن بیہقی کے مغازی کے علاج کے بارے میں مزید تحقیق اور تجزیہ کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، امام بیہقی کے طریقہ کار اور اسلامی اسلوب پر اس کے اثرات کے بارے میں ہماری سمجھ کو گہرا کرتا ہے۔

سنن بیہقی میں غزوات کی تاریخ میں اختلافات کی توضیح اور اہل السیر کی آراء درج ذیل ہیں:۔

1. طوالت سے اجتناب

امام بیہقی محل اختلاف میں تفصیلات وطوالت سے اجتناب کرتے ہیں اور تفصیلی محلات کا اشارتاً ذکر کر دیتے ہیں۔

امام شافعی (رح) فرماتے ہیں:

غَزَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَغَزَا مَعَهُ بَعْضُ مَنْ يُعْرَفُ نِفَاقُهُ فَانْخَزَلَ عَنْهُ يَوْمَ أُحُدٍ بِثَلَاثِ مِائَةٍ ۔ قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ : هُوَ بَيِّنٌ فِي الْمَغَازِي۔ [صحيح۔ للشافعى][1]

نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے جنگیں لڑیں۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ بعض ایسے لوگوں نے بھی جنگ لڑی جن کا نفاق ظاہر تھا اور احد کے دن تین سو آدمی آپ سے الگ ہوگئے تھے۔ شیخ فرماتے ہیں: اس کی وضاحت مغازی میں ہے۔

تبصرہ: منافقین کی علیحدگی اور ان کا نقصان پہنچانے کا ذکر تفسیر القرآن از بھٹوی، تفسیر اشرف الحواشی اور تفسیر فہم القرآن میں بھی موجود ہے۔

2. توضیحات قرآنیہ

مغازی کی مباحث کا ذکر کرتے ہوئے بوقت ضرورت قرآنی توضیحات کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ اور ان کی تفسیر حدیث سے کرتے ہوئے تفسیر بالماثور کو ملحوظ رکھتے ہیں۔

حضرت زید بن ثابت (رض) فرماتے ہیں: جب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) احد کی طرف گئے تو کچھ لوگ راستے سے ہی واپس آگئے جو لوگ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ تھے ان میں دو گروہ تھے، ایک کہتا تھا: ہم ان سے قتال کریں گے۔ ایک کہتا تھا: ہم ان سے قتال نہیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کر دی:

فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَ اللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا [2]

پھر تمہیں کیا ہوا کہ منافقین کے بارے میں دو گروہ ہوگئے۔ حالانکہ اللہ نے انھیں اس وجہ سے الٹا کر دیا جو انھوں نے کیا۔"

امام شافعی (رح) کہتے ہیں: پھر یہ لوگ خندق میں شریک ہوئے تو انھوں نے کلام کیا۔ اس میں جو اس نے بیان کیا تھا

{ مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا [3]

اللہ اور اس کے رسول نے ہمارے ساتھ دھوکا کا وعدہ کیا ہے۔"

شیخ (رض) فرماتے ہیں:

هُوَ بَيِّنٌ فِي الْمَغَازِى عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ يَسَارٍ وَغَيْرِهِمَا قَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ بِالإِسْنَادِ الَّذِى تَقَدَّمَ فِي قِصَّةِ الْخَنْدَقِ : فَلَمَّا اشْتَدَّ الْبَلاَئُ عَلَى النَّبِيِّ - (صلى الله عليه وآله وسلم) - وَأَصْحَابِهِ نَافَقَ نَاسٌ كَثِيرٌ وَتَكَلَّمُوا بِكَلاَمٍ قَبِيحٍ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ - (صلى الله عليه وآله وسلم) - مَا فِيهِ النَّاسُ مِنَ الْبَلاَئِ وَالْكَرْبِ جَعَلَ يُبَشِّرُهُمْ وَيَقُولُ وَالَّذِى نَفْسِى بِيَدِهِ لَيُفَرِّجَنَّ عَنْكُمْ مَا تَرَوْنَ مِنَ الشِّدَّةِ وَالْبَلاَئِ فَإِنِّى لأَرْجُو أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ آمِنًا وَأَنْ يَدْفَعَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيَّ مَفَاتِيحَ الْكَعْبَةِ وَلَيُهْلِكَنَّ اللَّهُ كِسْرَى وَقَيْصَرَ وَلَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِى سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ مَعَهُ لأَصْحَابِهِ أَلاَ تَعْجَبُونَ مِنْ مُحَمَّدٍ يَعِدُنَا أَنْ نَطُوفَ بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ وَأَنْ نَقْسِمَ كُنُوزَ فَارِسَ وَالرُّومِ وَنَحْنُ هَا هُنَا لاَ يَأْمَنُ أَحَدُنَا أَنْ يَذْهَبَ إِلَى الْغَائِطِ وَاللَّهِ لَمَا يَعِدُنَا إِلاَّ غُرُورًا وَقَالَ آخَرُونَ مِمَّنْ مَعَهُ ائْذَنْ لَنَا فَإِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ وَقَالَ آخَرُونَ يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لاَ مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا وَسَمَّى ابْنُ إِسْحَاقَ الْقَائِلَ الأَوَّلَ مُعَتِّبَ بْنَ قُشَيْرٍ وَالْقَائِلَ الثَّانِى أَوْسَ بْنَ قَيْظِيٍّ[4]

یہ مغازی میں بالتفصیل موسیٰ بن عقبہ سے اور محمد بن اسحاق اور دیگر سے بیان ہوا ہے اور خندق کے قصہ میں گزر گیا ہے کہ جب آزمائش سخت ہوگئی۔ آپ اور آپ کے ساتھیوں پر اکثر لوگ منافق ہوگئے اور کلام قبیح (ناپسندیدہ) کرنے لگے۔ جب آپ نے آزمائش اور تکلیف کی وجہ سے لوگوں کی یہ حالت دیکھی تو آپ خوشخبری دینے لگے، آپ نے فرمایا: "مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو سخت آزمائش تم دیکھ رہے وہ ضرور دور ہو جائے گی۔ مجھے امید ہے ہم بیت اللہ کا طواف پر امن ہو کر کریں گے اور اللہ تعالیٰ مجھے کعبہ کی چابیاں دے گا اور وہ ضرور کسریٰ و قیصر کو ہلاک کرے گا اور تم ان کا خزانہ اس کی راہ میں خرچ کرو گے۔" منافقوں میں سے ایک آدمی نے اپنے ساتھیوں سے کہا: کیا تم کو محمد پر حیرانی نہیں ہوئی۔ وہ ہمیں بیت اللہ کے طواف اور فارس وروم کے خزانوں کی تقسیم کے وعدے دیتا ہے جبکہ ہم اپنی حاجت کے لیے جائیں تو بھی محفوظ نہیں ہیں۔ اللہ کی قسم! یہ ہمارے ساتھ دھوکا کرتا ہے۔ دوسروں نے کہا: ہمیں اجازت دیں ہمارے گھر اور کچھ نے کہا: اے یثرب والو! یہاں تمہارے لیے کوئی ٹھکانا نہیں ہے، لوٹ جاؤ۔ ابن اسحاق نے پہلے قائل کا نام معتب بن قشیر اور دوسرے نام اوس بن قیظی نقل کیا ہے۔

CC BY

3. جزئیات کی تفصیلات

بعض جگھوں پر واقعات کی جزئیات کا بھی ذکر کرتے ہیں جیسے کہ ذیل منافقین کی گفتگو کا ذکر ہے۔

جابر بن عبد اللہ (رض) فرماتے ہیں کہ ہم کسی غزوہ میں تھے۔ مہاجرین نے کسی انصاری کو تکلیف دہ بات کہہ دی تو جابر نے کہا: اس کو چھوڑ دو، یہ ناپسندیدہ بات ہے۔ عبد اللہ بن ابی نے سن لی اور کہا: ان کے اس کام کی وجہ سے اللہ کی قسم اگر ہم مدینہ واپس گئے تو معزز ذلیل کو ضرور نکال دے گا۔ یہ بات آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تک پہنچی تو فرمایا:

دَعْهُ لاَ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ ۔ قَالَ : وَكَانَتِ الأَنْصَارُ أَكْثَرَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ ثُمَّ إِنَّ الْمُهَاجِرِينَ كَثُرُوا بَعْدُ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَجَمَاعَةٍ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ۔ وَرُوِّينَا عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ بِالإِسْنَادِ الَّذِي تَقَدَّمَ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَكَذَلِكَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ۔ قَالَ الشَّافِعِيُّ : ثُمَّ غَزَا غَزْوَةَ تَبُوكَ فَشَهِدَهَا مَعَهُ مِنْهُمْ قَوْمٌ نَفَرُوا بِهِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ لِيَقْتُلُوهُ فَوَقَاهُ اللَّهُ شَرَّهُمْ ۔ قَالَ الشَّيْخُ : رَحِمَهُ اللَّهُ هُوَ بَيِّنٌ فِي الْمَغَازِي۔[5]

"اس کو چھوڑ دو تا کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے ساتھوں کو قتل کرتا ہے۔" جب مہاجرین مدینے آئے تو انصار زیادہ تھے۔ پھر مہاجرین زیادہ ہو گئے۔

امام شافعی فرماتے ہیں: غزوہ تبوک میں بھی منافقین میں سے کچھ لوگ شریک تھے۔ عقبہ کی رات کچھ لوگ آپ کو قتل کرنے کے لیے نکلے تھے مگر اللہ نے آپ کو ان کے شر سے محفوظ رکھا۔ شیخ فرماتے ہیں: اس کی تفصیل مغازی میں ہے۔

4. دیگر کتب سیرت سے اخذ و استفادہ

مغازی کے بیان میں بعض جگھوں پر تفصیلات کا ذکر کرتے ہوئے دیگر کتب سیرت کا بھی ذکر کرتے ہیں اور بعض جگھوں پر دیگر کتب سیرت کی عبارات کو بھی درج کرتے ہیں۔

حضرت عروہ (رض) فرماتے ہیں:

وَرَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ - (صلى الله عليه وآله وسلم) - قَافِلاً مِنْ تَبُوكَ إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ مَكَرَ بِرَسُولِ اللَّهِ - (صلى الله عليه وآله وسلم) - نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَتَآمَرُوا أَنْ يَطْرَحُوهُ مِنْ عَقَبَةٍ فِي الطَّرِيقِ ثُمَّ ذَكَرَ الْقِصَّةَ بِمَعْنَى ابْنِ إِسْحَاقَ ۔[6]

جب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) غزوہ تبوک سے واپس آ رہے تھے تو راستے میں کچھ لوگوں نے آپ کے خلاف چال چلی اور مشورہ کیا کہ آپ کو راستہ میں عقبہ سے نیچے گرا دیں گے۔ پھر ابن اسحاق کے ہم معنیٰ قصہ نقل کیا ہے۔

5. ابہامات کے ازالے کا تحقیقی منہج

خاص واقعات کی تفصیلات کو بیان کرتے ہوئے جزئیات کو بیان کرتے ہیں اور ابہام کے ازالے کا تحقیقی منہج اپناتے ہیں۔

حضرت ابو طفیل فرماتے ہیں کہ عقبہ کے لوگوں میں سے ایک آدمی کی حضرت حذیفہ کے ساتھ چپقلش تھی جیسا کہ لوگوں میں ہوتی ہے۔ حضرت حذیفہ (رض) نے کہا کہ اس کو گواہ بنا کر بتاؤ، عقبہ کے کتنے لوگ تھے تو قوم نے کہا: جب اس نے سوال کیا تو بتا دو تو اس نے کہا:

كُنَّا نُخْبَرُ أَنَّهُمْ أَرْبَعَةَ عَشَرَ فَإِنْ كُنْتَ فِيهِمْ فَقَدْ كَانَ الْقَوْمُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَأَشْهَدُ بِاللَّهِ أَنَّ اثْنَيْ عَشَرَ مِنْهُمْ حَرْبٌ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَيَقُومُ الأَشْهَادُ وَعَذَرَ ثَلاثَةً قَالُوا مَا سَمِعْنَا مُنَادِيَ رَسُولِ اللَّهِ - (صلى الله عليه وآله وسلم) - وَلاَ عَلِمْنَا مَا أَرَادَ الْقَوْمُ وَقَدْ كَانَ فِي حَرَّةٍ فَمَشَى فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ قَلِيلٌ فَلاَ يَسْبِقُنِي إِلَيْهِأَحَدٌ فَوَجَدَ قَوْمًا قَدْ سَبَقُوهُ فَلَعَنَهُمْ يَوْمَئِذٍ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَبِي أَحْمَدَ : مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الزُّبَيْرِيِّ ۔ [صحيح- مسلم] قَالَ الشَّافِعِيُّ : وَتَخَلَّفَ آخَرُونَ مِنْهُمْ فِيمَنْ بِحَضْرَتِهِ ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ غَزَاةَ تَبُوكَ أَوْ مُنْصَرَفَهُ مِنْهَا مِنْ أَخْبَارِهِمْ [7]

ہم چودہ تھے۔ اگر میں بھی ہوں تو پندرہ ہوں گے میں گواہی دیتا ہوں کہ ان میں بارہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ لڑ رہے تھے اور دنیا اور آخرت دونوں میں اور تین کا عذر بیان کیا۔ انھوں نے کہا: ہم نے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا اعلان نہیں سنا تھا اور نہ قوم کا ارادہ معلوم تھا اور یہ غزوہ گرمی میں تھا وہ چلے اور کہتے ہیں کہ پانی قلیل تھا۔ میں سب سے پہلے پہنچا تو دیکھا کہ ایک گروہ اس سے بھی آ گے ہے۔ اس نے اس دن ان پر لعنت کی۔

امام شافعی (رح) فرماتے ہیں: حاضرین میں سے کچھ لوگ پیچھے رہ گئے۔ پھر اللہ نے غزوہ تبوک کے دوران یا واپسی پر ان کی خبریں نازل کر دیں اور یہ آیات تلاوت کیں:

وَ لَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ [8]

یہاں تک پڑھا

وَ يَتَوَلَّوْا وَّ هُمْ فَرِحُوْنَ [9]

اگر وہ نکلنے کا ارادہ کرتے تو اس کے لیے کچھ سامان ضرور تیار کرتے لیکن انھوں نے اس کا اٹھانا پسند کیا۔۔۔ اور اس حال میں پھرتے ہیں کہ وہ خوش ہیں۔"

شیخ فرماتے ہیں کہ مغازی میں وضاحت موجود ہے۔

6. مغازی کی تواریخ کے اختلاف کا ذکر

مغازی کی تواریخ کے بارے اختلافات کا ذکر کرتے ہیں اور راجح قول کا ذکر کرتے ہیں۔

عبد اللہ بن ابی بکر فرماتے ہیں کہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو خبر ملی:

أَنَّ بَنِى الْمُصْطَلِقِ يَجْمَعُونَ لَهُ وَقَائِدُهُمُ الْحَارِثُ بْنُ أَبِى ضِرَارٍ أَبُو جُوَيْرِيَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ - (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) - فَسَارَ رَسُولُ اللَّهِ - (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) - حَتَّى نَزَلَ بِالْمُرَيْسِيعِ مَاءٍ مِنْ مِيَاهِ بَنِى الْمُصْطَلِقِ فَأَعَدُّوا لِرَسُولِ اللَّهِ - (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) - فَتَزَاحَفَ النَّاسُ فَاقْتَتَلُوا فَهَزَمَ رَسُولُ اللَّهِ - (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) - بَنِى الْمُصْطَلِقِ فَقَتَلَ مَنْ قَتَلَ مِنْهُمْ وَنَفَّلَ رَسُولُ اللَّهِ - (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) - أَبْنَاءَ هُمْ وَأَمْوَالَهُمْ وَنِسَاءَ هُمْ وَأَقَامَ عَلَيْهِ مِنْ نَاحِيَةِ قُدَيْدٍ إِلَى السَّاحِلِ ۔ قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ غَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ - (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) - فِى شَعْبَانَ سَنَةَ سِتٍّ[10]

بنو مصطلق والے لشکر تیار کر رہے ہیں اور ان کی قیادت ام المؤمنین حضرت جویریہ (رض) کا باپ حارث بن ابی ضرار کر رہا ہے تو آپ نکلے۔ جب مریسیع نامی کنویں پر گئے یہ بنو مصطلق کے کنوؤں میں سے ایک تھا۔ انھوں نے آپ کے ساتھ لڑائی کی تیاری کی اور لوگوں نے ایک دوسرے کے قریب ہونا شروع کیا۔ پھر لڑائی کی۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے بنو مصطلق کو شکست دی۔ کچھ ان میں سے قتل ہوئے اور ان کے بچے مال اور عورتیں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے زائد حاصل کیا اور قرید کے ساحل کی طرف سے ان پر حملہ کیا تھا۔ ابن اسحاق کہتے ہیں: یہ چھ ہجری کو ہوا تھا۔

7. صحابہ مجاہدین کے متعلق توضیحات

کسی خاص صحابی کا غزوات کے حوالے خاص کردار کو تفصیلا بیان کرتے ہیں۔

حضرت سلمہ بن اکوع (رض) فرماتے ہیں:

غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ - (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) - سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَخَرَجْتُ فِيمَايَبْعَثُ مِنَ الْبُعُوثِ سَبْعَ غَزَوَاتٍ مَرَّةً عَلَيْنَا بُو بَكْرٍ وَمَرَّةً عَلَيْنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ۔ لَفْظُ حَدِيثِ قُتَيْبَةَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ فِى الثَّانِيَةِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ ۔ [صحیح۔ متفق علیه] رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِى الصَّحِيحِ عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ الْمَكِّيِّ ۔[11]

میں نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ سات غزوات میں شریک ہوا اور جو آپ نے لشکر روانہ کیے ان میں سے بھی سات میں شریک تھا کبھی ہم پر سپہ سالار ابو بکر ہوتے اور کبھی اسامہ بن زید (رض)۔ ایک حدیث میں نو لشکروں کا ذکر ہے۔

8. صحابہ کے متفرد اعمال کی توضیح و وضاحت

کسی صحابی کے غزوات میں کیے گئے متفرد و مختلف فیہ عمل کی وضاحت کرتے ہیں اور اہل علم کی آراء کا ذکر کرتے ہیں۔

حضرت زبیر بن عوام (رض) غنیمت کے مال کے چار حصہ بناتے تھے: ایک حصہ اپنے لیے، دو گھوڑے کے لیے، ایک اپنے قریبیوں کے لیے اور اپنی ماں صفیہ کا حصہ خیبر کے دن کا۔ ابن عیینہ یحیٰی بن عباد کے ذکر کرنے سے ڈرتے تھے جبکہ حفاظ اس کو یحیٰی بن عباد سے نقل فرماتے ہیں:

أَنَّ الزُّبَيْرَ حَضَرَ خَيْبَرَ فَأَسْهَمَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ - (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) - خَمْسَةَ أَسْهُمٍ سَهْمٌ لَهُ وَأَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ لِفَرَسَيْهِ ۔ فَذَهَبَ الأَوْزَاعِيُّ إِلَى قَبُولِ بَذَا عَنْ مَكْحُولٍ مُنْقَطِعًا وَبِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَحْرَصُ لَوْ زِيدَ الزُّبَيْرُ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ لِفَرَسَيْنِ أَنْ يَقُولَ بِهِ وَأَشْبَهُ إِذْ خَالَفَهُ مَكْحُولٌ أَنْ يَكُونَ أَثْبَتَ فِى حَدِيثِ أَبِيهِ مِنْهُ لِحِرْصِهِ عَلَى زِيَادَتِهِ وَإِنْ كَانَ حَدِيثُهُ مَقْطُوعًا لاَ تَقُومُ بِهِ حُجَّةٌ فَهُوَ كَحَدِيثِ مَكْحُولٍ وَلَكِنَّا ذَهَبْنَا إِلَى أَهْلِ الْمَغَازِى فَقُلْنَا إِنَّهُمْ لَمْ يَرْوُوا أَنَّ النَّبِيَّ - (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) - أَسْهَمَ لِفَرَسَيْنِ وَلَمْ يَخْتَلِفُوا أَنَّ النَّبِيَّ - (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) - حَضَرَ خَيْبَرَ بِثَلاَثَةِ أَفْرَاسٍ لِنَفْسِهِ السَّكْبِ وَالظَّرِبِ وَالْمُرْتَجِزِ وَلَمْ يَأْخُذْ مِنْهَا إِلاَّ لِفَرَسٍ وَاحِدٍ ۔

قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ قَدْ رُوِّينَا حَدِيثَ بِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فِى كِتَابِ الْقَسْمِ مِنْ حَدِيثِ مُحَاضِرٍ مَوْصُولاً ۔[12]

امام شافعی (رح) فرماتے ہیں: اس سند سے کہ زبیر خیبر میں آئے۔ آپ نے ان کے لیے پانچ حصے مقرر کیے۔ ایک ان کا اور چار ان کے گھوڑے کے۔ اوزاعی نے اس بات کو قبول کیا ہے کہ یہ مکحول سے منقطع ہے اور ہشام بن عروہ حریص تھے کہ زبیر کے دو گھوڑوں کے لیے زیادہ کیا جائے۔ یہ زیادہ اشبہ ہے جب کہ مکحول مخالف ہیں۔ اگرچہ اس کی حدیث مقطوع ہے۔ اس سے دلیل نہیں لی جائے گی۔ وہ حدیث مکحول کی حدیث کی طرح ہی ہے لیکن ہم اہل مغازی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ ان میں سے کسی نے بھی یہ روایت نہیں کی کہ آپ نے دو گھوڑوں کا حصہ مقرر کیا ہو جبکہ اس میں اختلاف نہیں ہے کہ آپ خیبر میں تین گھوڑوں کے ساتھ گئے تھے۔ 1 سکب 2 ظرب 3 مرتجز آپ نے ان میں سے صرف ایک کا حصہ لیا تھا۔

9. تواریخ کے اختلاف میں اہل علم کی آراء کا ذکر

کسی غزوے کے وقوع کی تاریخ کا ذکر کرتے ہوئے مختلف اور اکثر اہل علم کی آراء کا ذکر کرتے ہیں۔

ابو صرمہ نے ابو سعید خدری سے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو عزل کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے؟ انھوں نے کہا:

نَعَمْ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ - (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) - غَزْوَةَ الْمُصْطَلِقِ فَسَبَيْنَا كَرَائِمَ الْعَرَبِ وَطَالَتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَرَغِبْنَا فِى الْفِدَاءِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَسْتَمْتِعَ وَنَعْزِلَ فَقُلْنَا نَفْعَلُ وَرَسُولُ اللَّهِ - (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) - بَيْنَ أَظْهُرِنَا فَلاَ نَسْأَلُهُ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ - (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) - فَقَالَ : لاَ عَلَيْكُمْ أَنْ لاَ تَفْعَلُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ خَلْقَ نَسَمَةٍ بِىَ كَائِنَةٌ إِلَيَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلاَّ سَتَكُونُ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِى الصَّحِيحِ عَنْ قُتَيْبَةَ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةَ ۔ وَفِى بَذَا دَلاَلَةٌ عَلَى أَنَّهُ قَسَمَ بَيْنَهُمْ غَنَائِمَهُمْ قَبْلَ الرُّجُوعِ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا قَالَ الأَوْزَاعِيُّ وَالشَّافِعِيُّ ۔ قَالَ أَبُو يُوسُفَ :

افْتَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ - (صلى الله عليه وآله وسلم) - بِلَادَ بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَصَارَتْ بِلَادُهُمْ دَارَ الإِسْلاَمِ وَبَعَثَ الْوَلِيدَ بْنَ عُقْبَةَ يَأْخُذُ صَدَقَاتِهِمْ[13]

ہاں ہم غزوہ بنی مصطلق میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ تھے۔ ہم نے معززین عرب کو قیدی بنایا اور اپنے گھر سے دوری طویل ہو رہی تھی اور ہم چاہتے تھے کہ کچھ مال دے کر فائدہ حاصل کریں اور عزل کریں تو ہم نے کہا: ہم عزل کریں جبکہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہمارے درمیان میں موجود ہیں اور ہم ان سے سوال نہ کریں۔ ہم نے سوال کیا تو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: "تم پر کوئی حرج نہیں اگر نہ کرو جس جان کے پیدا ہونے کا اللہ نے لکھ دیا کہ وہ پیدا ہونے والی ہے قیامت تک وہ پیدا ہو کر رہے گی۔

اس میں دلیل ہے کہ آپ نے مدینہ آنے سے پہلے مال غنیمت کو تقسیم کیا ہے جیسا کہ امام اوزاعی اور امام شافعی کا موقف ہے۔ ابو یوسف (رض) کہتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے جب بنو مصطلق کو فتح کیا اور ان پر غالب ہوئے تو ان کا علاقہ دار السلام میں شامل ہو گیا اور آپ نے ولید بن عقبہ کو ان سے زکوۃ وصول کرنے کے لیے روانہ کیا تھا۔

قَالَ الشَّافِعِيُّ مُجِيبًا لَهُ عَنْ ذَلِكَ أَغَارَ رَسُولُ اللَّهِ - (صلى الله عليه وآله وسلم) - عَلَيْهِمْ وَهُمْ غَارُّونَ فِي نَعَمِهِمْ فَقَتَلَهُمْ وَسَبَاهُمْ وَقَسَمَ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فِي دَارِهِمْ سَنَةَ خَمْسٍ وَإِنَّمَا أَسْلَمُوا بَعْدَهَا بِزَمَانٍ وَإِنَّمَا بَعَثَ إِلَيْهِمُ الْوَلِيدَ بْنَ عُقْبَةَ مُصَدِّقًا سَنَةَ عَشْرٍ وَقَدْ رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ - (صلى الله عليه وآله وسلم) - عَنْهُمْ وَدَارُهُمْ دَارُ حَرْبٍ قَالَ الشَّيْخُ أَمَّا قَوْلُهُ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ سَنَةَ خَمْسٍ فَكَذَلِكَ قَالَهُ عُرْوَةُ وَابْنُ شِهَابٍ ۔[14]

امام شافعی (رح) نے ابو یوسف کا رد کرتے ہوئے جواب دیا ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان پر حملہ کیا جبکہ وہ اپنے جانوروں میں مشغول تھے۔ ان کے قیدیوں کو قتل کیا گیا اور مالوں کو اور قیدیوں کو تقسیم کیا گیا۔ یہ ان کے علاقہ میں پانچ ہجری میں ہوا جبکہ وہ اس کے کافی عرصہ بعد مسلمان ہوئے۔ پھر آپ نے ولید بن عقبہ کو زکوۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا اور یہ دس ہجری کا وقت ہے اور جب آپ ان سے فارغ ہو کر لوٹے تو وہ ابھی دشمن کا علاقہ تھا۔

شیخ (رض) فرماتے ہیں: یہ پانچ ہجری کو ہوا اسی طرح عروہ اور ابن شہاب کہتے ہیں۔

10. غزوات کے انعقاد کے ابہام کا ازالہ

کسی غزوے کے انعقاد کے بارے اشکالات کا ازالہ اہل علم کی آراء کی بنیاد پر کرتے ہیں۔

ابن شہاب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے غزوات کو ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ثُمَّ قَاتَلَ بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَبَنِي لِحْيَانَ فِي شَعْبَانَ مِنْ سَنَةِ خَمْسٍ ۔ وَہٰذَا أَصَحُّ مِمَّا رُوِيَ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ سَنَةَ سِتٍّ[15]

بنو مصطلق اور بنو لحیان کے غزوات شعبان پانچ ہجری کو ہوئے ہیں۔ یہ ابن اسحاق کی روایت سے زیادہ صحیح ہے جس میں چھ ہجری بتایا گیا ہے۔

11. تخصصات کا ذکر

بعض واقعات کے بیان کے ساتھ اس کی جزئیات اور تخصصات کا بھی ذکر کرتے ہیں۔

مجاہد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ولید بن عقبہ بن ابی معیط کو بنو مصطلق کی طرف صدقہ وصول کرنے کے لیے بھیجا۔ انھوں نے تحائف لے کر ان کا استقبال کیا تو وہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف لوٹ گئے اور کہا:

قَالَ الشَّيْخُ : وَالَّذِي يُسْتَدَلُّ بِهِ عَلَى أَنَّ ذَلِكَ كَانَ بَعْدَ غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ بِمُدَّةٍ كَثِيرَةٍ وَيُشْبِهُ أَنْ يَكُونَ سَنَةَ عَشْرٍ كَمَا حَفِظَهُ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ عُقْبَةَ كَانَ زَمَنَ الْفَتْحِ صَبِيًّا وَذَلِكَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَلاَ يَبْعَثُهُ مُصَدِّقًا إِلاَّ بَعْدَ أَنْ يَصِيرَ رَجُلاً ۔ [حسن][16]

بنو مصطلق نے آپ کے قتل کا ارادہ کیا ہے تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا[17]

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اگر تمہارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر لے کر آئے تو اچھی طرح تحقیق کر لو"

شیخ نے فرمایا: جس سے دلیل لی گئی کہ یہ غزوہ بنی مصطلق کے کافی عرصہ بعد ہوا ہے اور یہ مدت تقریباً دس سال ہے جیسا کہ امام شافعی (رح) نے ذہن میں رکھا وہ یہ ہے کہ ولید بن عقبہ فتح مکہ کے وقت بچے تھے جبکہ فتح مکہ آٹھ ہجری میں ہوا ہے اور آپ نے اس کو اس وقت بھیجا تھا جب وہ جوان ہو گئے تھے۔

12. اختلافی مقامات پر مختصر توضیحات

اختلافی مقامات پر صرف نظر نہیں کرتے بلکہ اہل علم و سیر کی آراء کا ذکر کرتے ہوئے اختصار کرتے ہیں اور توضیحی بات درج کرتے ہیں۔

حضرت ابو امامہ باہلی (رض) نے عبادہ بن صامت سے انفال کے بارے میں سوال کیا، اس کے آخر میں ہے کہ جب ہم نے اختلاف کیا اور ہمارا رویہ برا ہو گیا تو اللہ نے ہمارے ہاتھوں سے چھین لیا: اس کو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف لوٹا دیا۔ آپ نے اس کو لوگوں میں برابر تقسیم کر دیا۔ یہ اللہ سے ڈر میں تھا اور اللہ اور رسول کی اطاعت میں لوگوں کے درمیان صلح کا طریقہ تھا۔

اللہ فرماتے ہیں:

{ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ }[18]

وہ تجھ سے غنیمتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ کہہ دے کہ غنیمتیں اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہیں سو اللہ سے ڈرو اور اپنے آپس کے تعلقات درست کرو۔

وَعَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الزُّبْرِيَّيَقُولُ : أُنْزِلَتْ سُورَةُ الأَنْفَالِ بِأَسْرِهَا فِي أَبْلِ بَدْرٍ ۔ [ضعيف] قَالَ الشَّافِعِيُّ : فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ - (صلى الله عليه وآله وسلم) - كُلَّهَا خَالِصًا وَقَسَمَهَا بَيْنَهُمْ وَأَدْخَلَ مَعَهُمْ ثَمَانِيَةَ نَفَرٍ لَمْ يَشْهَدُوا الْوَقْعَةَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ سَبْعَةً أَوْ ثَمَانِيَةً۔[19]

ابن اسحاق کہتے ہیں: میں نے زہری (رض) سے سنا ہے، سورۃ انفال مکمل بدر والوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

امام شافعی (رح) فرماتے ہیں:

غنیمت کا سارا مال رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لیے تھا۔ آپ نے اس کو لوگوں میں تقسیم کیا اور اس میں آٹھ ایسے گروہ شامل کیے جو غزوہ میں موجود نہ تھے۔ جن کا تعلق مہاجرین وانصار سے تھا ایک مقام پر سات یا آٹھ کا ذکر ہے۔

13. مشہور واقعات کے نقائص کی درستگی

بعض مشہور واقعات میں شامل ناقص معلومات کی تصحیح کرتے ہوئے درست معلومات کا اندراج کرتے ہیں۔

ابن اسحاق زہری اور دوسروں سے احد کے قصہ کے بارے میں نقل فرماتے ہیں اس نے حنظلہ کا قصہ ابوسفیان کے ساتھ ذکر کیا اور ابن شعوب کا ابوسفیان کی مدد کرنا اور حنظلہ کے قتل کا ذکر کیا:

إِلاَّ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ الْعَقْرَ ثُمَّ ذَكَرَ أَبْيَاتَ أَبِي سُفْيَانَ بِنَحْوِ مِمَّا ذَكَرَبْنَّ الشَّافِعِيُّوَزَادَ عَلَيْهِنَّ قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ وَاسْمُ ابْنِ شَعُوبٍ شَدَّادُ بْنُ الأَسْوَدِ كَذَا قَالَ ۔ وَقَدْ ذَكَرَ الْوَاقِدِيُّ فِي بَذِهِ الْقِصَّةِ عَقْرَهُ فَرَسَهُ ۔ [ضعيف][20]

لیکن کونچیں کاٹنے کا تذکرہ نہیں کیا۔ پھر اس نے ابوسفیان کے اشعار کا تذکرہ کیا جیسے امام شافعی (رح) نے بیان کیا لیکن اس نے کچھ اضافہ بھی کیا ہے۔

ابن اسحاق فرماتے ہیں: ابن شعوب کا نام شداد بن اسود تھا۔ واقدی نے اس قصہ کے بارے میں بیان کیا ہے کہ اس نے اس کے گھوڑے کی کونچیں کاٹ ڈالیں۔

14. اقدامات نبی ﷺ کی توضیحات

نبی ﷺ کے مغازی کے موقع پر کئے گئے اقدامات کی توضیح کرتے ہیں اور وضاحت کی بنیاد اہل سیر کی آراء پر رکھتے ہیں۔

عثمان بن عبدالرحمن بن سعید مخزومی فرماتے ہیں کہ میرے دادا اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں:

يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ : أَمِنَ النَّاسُ إِلاَّ بَهَؤُلاَءِ الأَرْبَعَةَ لاَيُؤْمَنُونَ فِي حِلٍّ وَلاَ حَرَمٍ ابْنُ خَطَلٍ وَمِقْيَسُ بْنُ صُبَابَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَرْحٍ وَابْنُ نُقَيْدٍ ۔ فَأَمَّا ابْنُ خَطَلٍ فَقَتَلَهُ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَأَمَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ فَاسْتَأْمَنَ لَهُ عُثْمَانُ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ فَأُومِنَ وَكَانَ أَخَاهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَلَمْ يُقْتَلْ وَمِقْيَسُ بْنُ صُبَابَةَ قَتَلَهُ ابْنُ عَمٍّ لَهُ لحا قَدْ سَمَّاهُ وَقَتَلَ عَلِيٌّ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ ابْنَ نُقَيْدٍ وَقَيْنَتَيْنِ كَانَتَا لِمِقْيَسٍ فَقُتِلَتْ إِحْدَاهُمَا وَأَفْلَتَتِ الأُخْرَى فَأَسْلَمَتْ ۔ أَبُو جَدِّهِ سَعِيدُ بْنُ يَرْبُوعٍ الْمَخْزُومِيُّ قَالَهُ الْقَبَّانِيُّ وَفِي حَدِيثِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِيمَنْ أَمَرَ بِقَتْلِهِ أُمُّ سَارَةَ مَوْلاَةٌ لِقُرَيْشٍ ۔ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ إِسْحَاقَ فِي الْمَغَازِى سَارَةُ مَوْلاَةٌ لِبَعْضِ بَنِى عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَكَانَتْ مِمَّنْ يُؤْذِيهِ بِمَكَّةَ [21]

فتح مکہ کے سال رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے تمام لوگوں کو پناہ دی سوائے چار افراد کے۔ ان کو کسی صورت بھی امن نہ دیا جائے بلکہ قتل کیا جائے گا: 1 ابن خطل 2 مقیس بن ضبابہ 3 عبداللہ بن ابی سرح 4 ابن نقید۔ ابن خطل کو زبیر بن عوام نے قتل کیا۔ عبداللہ بن ابی سرح کے لیے حضرت عثمان نے امان حاصل کرلی۔ کیونکہ وہ ان کا رضاعی بھائی تھا اور مقیس بن ضبابہ کو ان کے چچا کے بیٹے لحا نے قتل کیا۔ ابن نقید کو حضرت علی (رض) نے قتل کیا اور مقیس کی دو گانے والیاں بھی تھیں۔ ایک قتل کردی گئی اور ایک کو چھوڑ دیا گیا وہ مسلمان ہوگئی۔

انس بن مالک کی حدیث میں ہے کہ جس کے قتل کا حکم دیا وہ ام سارہ قریش کی آزاد کردہ لونڈی تھی۔ ابن اسحاق کی روایت مغازی میں ہے کہ یہ بنو عبدالمطلب کی آزاد کردہ لونڈی تھی، جو مکہ والوں کو تکلیف دیتی تھی۔

---

1 البیہقی، السنن الکبری، 17859

Al-Bayhaqī, Al-Sunan al-Kubrā, 17859

2 النساء 88:4

An-Nisa, 4:88

3 الاحزاب 21:33

Al-Ahzab, 33:21

4 البیہقی، السنن الکبری،17863

Al-Bayhaqī, Al-Sunan al-Kubrā, 17863

5 البیہقی، السنن الکبری،17866

Al-Bayhaqī, Al-Sunan al-Kubrā, 17866

6 البیہقی، السنن الکبری،17868

Al-Bayhaqī, Al-Sunan al-Kubrā, 17868

7 البیہقی، السنن الکبری،17869

Al-Bayhaqī, Al-Sunan al-Kubrā, 17869

8 التوبۃ9:46

At-Tawbah, 9:46

9 التوبۃ9:50

At-Tawbah, 9:50

10 البیہقی، السنن الکبری،17882

Al-Bayhaqī, Al-Sunan al-Kubrā, 17882

11 البیہقی، السنن الکبری،17898

Al-Bayhaqī, Al-Sunan al-Kubrā, 17898

12 البیہقی، السنن الکبری،17964

Al-Bayhaqī, Al-Sunan al-Kubrā, 17964

13 البیہقی، السنن الکبری،17973

Al-Bayhaqī, Al-Sunan al-Kubrā, 17973

14 ایضا

aẏẽża

15 البیہقی، السنن الکبری،17974

Al-Bayhaqī, Al-Sunan al-Kubrā, 17974

16 البیہقی، السنن الکبری،17976

Al-Bayhaqī, Al-Sunan al-Kubrā, 17976

17 الحجرات49:6

Al-Hujurat, 49:6

18 الأنفال،8 : 1

Al-Anfal, 8:1

19 البیہقی، السنن الکبری،17986

Al-Bayhaqī, Al-Sunan al-Kubrā, 17986

20 البیہقی، السنن الکبری،18140

Al-Bayhaqī, Al-Sunan al-Kubrā, 18140

21 البیہقی، السنن الکبری،18280

Al-Bayhaqī, Al-Sunan al-Kubrā, 18280

cc BY